U.0502

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

تالیف مبارک مولوی مہدی واصف کی ہدایت خلق کے لئے مسمیٰ بہ

طریق الہدیٰ فی سنن المصطفیٰ ص

ماہ جمادی الاول ۱۲۶۵ سنہ ہجری مطبع عظیم
الاخبار واقع مدراس میں منشی
محمد اسحاق صاحب کے اہتمام سے قالب طبع میں آیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ یا الٰہی اس مبارک رسالے کو جو تیرے رسول کریم کی سنتوں کے بیان میں ہی زیورِ قبول عطا کر اور مومنین مصدقین کے دل کو نورِ ایمان کامل بخش تا طریق الہدیٰ کو وے اپنا حرزِ جاں کریں آمین ناظرین پر روشن ہو وے کہ یہہ میری آخری تالیف ہی اور مجملاً بہت سے فوائد با وجود کمال ضعفِ مزاج کے شوق سے لکھا ہوں نظرِ اصلاح سے دیکھکر اگر سہو بشری کچھ خطا نظر آوے درست فرما دیں وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ

سنت کی حقیقت

سُنت وہ عمل خیر ہی جسکو حضرت علیہ السلام کئے ہوں یا فرمائے ہوں اور علم اصول میں سُنت سے مُراد حدیث شریف اور کتاب سے مُراد قرآن شریف ہی اور صحابہ کی سنت بمنزلۂ سنت رسول ہی۔

فضیلت سنت

اسکی فضیلت میں آیات قرآنی اور احادیث رسول بہت آئی ہیں اور خدا سنت کو قرآن میں حکمت کہا ہی یعنے حکمت ایسی کہ ہر ایک سُنت انواع فوائد پر شامل ہی جو کوئی سنت پر عمل کرے دور آخر میں اسکے واسطے سو شہید کا اجر ہی اور جو ترک کرے اہانت سے تو وہ کافر ہی اور نادانی سے جو ترک کرے اس پر عتاب خُدا ہوگا اور احکام الٰہی میں جیسا اوامر و نواہی ہیں حضرت کی سنتوں میں بھی اوامر و نواہی ہیں مثلاً عید الفطر میں صبح کو کچھ کھانا سنت ہی اور عید الضحیٰ میں کچھ نکھانا سنت ہی نماز عید تک قس علیٰ ھٰذا یہہ نکتہ یاد رکھو اکثر مقام میں ثبوتاً و سلباً کا لحاظ کام آویگا اور احادیث سے معلوم

ہوا کہ تارکِ سنت قیامت میں پشیماں ہوگا اور حوض کوثر سے ہانکا جاویگا اور بہت
سے خرابیاں دارین کی ہیں عاقل کے واسطے ایک اشارہ بس ہے۔

سلام

سلام میں سنت یہہ ہے کہ السلام علیکم کہے اور اس کا جواب احسن وعلیکم السلام
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے مجلس میں سے ایک شخص جواب دیا تو سب کا فرض ادا ہوگا اور سلام
زبانی مسنون ہے بغیر اشارے ہاتھ کے اور بعد نشست ختم کرنے کے اور مصافحہ بعد سلام سب اوقات میں مسنون ہے
اور سلام کے عوض میں لفظ بندگی بدستور حضرت اور جناب کے عوض میں تقصیر مربوط نہیں غلط
العوام ہے اور نفس متکلم کے واسطے یہہ لفظ بہ تکلف درست ہوتا ہے اور سلام
فظ
حقیقت میں دعائے خیر وسلامت ہے یعنے تمکو خدا سلامت رکھے اور تمہارا حا
رہے اس میں ہرگز تحقیر نہیں اور حق تعالی رسول پر السلام علیک یا ایہا النبی کہا
اور مومنین کو کہیگا اور صدیق کو سلام کہلا بھیجا اس بات سے واقف ہوکر اہل ہندو
دکن دوسرے الفاظ مقرر کئے ہیں اور سوار پیادے کو اور کھڑا ہوا آدمی بیٹھے ہوئے
کو سلام کہے ... حاضرین کو سلام کہے اور تقدیم سلام موجب ثواب ہے حضرت

علیہ السلام

علیہ السلام بچوں کو سلام کہتے ہیں اور سب اصحاب حضرت کو السلام علیک
یا رسول اللہ کہتے تھے تو مرتبہ رسول کو دیکھو اور عبرت لو اور معانقہ عیدین
میں یا دورسے کوئی عزیز آیا ہی تو اسکے ساتھ مسنون ہی اور تعظیم کے واسطے
اٹھنا سنت ہی تا مومن کا دل خوش ہووے اور بار بار اٹھنا یا مسجد میں ذکراللہ
چھوڑکر اٹھنا درست نہیں حضرت ایسی تعظیم سے منع کئے ہیں۔

کلام

کلام شیریں اور کلمہ خیر اور آہستہ آہستہ بولنا مسنون ہی خوردی اور
بزرگی کا لحاظ اس میں ضرور ہی ماں باپ اور مرشد و استاد کو تعظیم سے
خطاب کرے اور کلام ایسا جس سے کسی کا دل آزردہ ہو نہ کہنا اور شکایت و
غیبت اور دشنام سے حذر کرنا واجب ہی تحریراً و تقریراً امام محمد غزالی نے لکھا ہی
کہ ایکبار صدیق اکبر کسی کو گالی دئیے رسول کریم فرمائے یہہ بات صدیق کو لائق
نہیں علما کی مجلس میں خاموشی اور استفادہ اولی ہی اسی واسطے حق تعالی
ایک زبان اور دو کان دیا اور اگر کوئی شخص بزرگ ہی یا استاد اور مرشد ہی

تو سوا ے قال اللہ او قال رسول اللہ کے اور کچھ کلام نکرے اور ذکر اللہ اور درود و صلوۃ بہترین کلام ہے ۔

طعام

خدا کا رزق کھا کر آدمی شکر اس کا بندگی و طاعت سے گذارے اور ہاتھ منھہ اول و آخر دھووے اور بسم اللہ کہکر کھاوے اپنے سامھنے سے کھاوے اور مسلمانوں کے ساتھہ ملکر ایک باسن میں کھاوے یہہ طریق مسنون ہی اور اپنا حصہ کچھہ دوسرے کو دیوے اسکو ایثار کہتے ہیں ایثار کی بڑی فضیلت ہی ادب سے دو زانو بیٹھہ کر دسترخوان پر کھانا مسنون ہی روٹی کو چھری سے قطع نکرے اور اجابت دعوت مسنون ہی بشرط آنکہ دعوت کرنے والا مومن مسلمان اور صاحب تواضع ہووے اور اسکی ضیافت میں غرور اور تکبر کو اور شرک و بدعت کو دخل نہووے روپے سونے کے برتن کا مجلس میں رواج نہو اور رقص و سماع کی محفل نہ ہووے مٹی کے برتن میں کھانا سنت ہی اگر پاک برتن ملے چینی کے برتن بھی ایک قسم کی مٹی کے ہیں پانی پینے کے وقت تین

دفع کرے اور خدا کی نعمت کا شکر کرے کہ آپ سیر ہو دیا اور اس کا پس خوردہ
کوئی مومن محبت سے مانگا تو دیوے سُؤْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ شِفَاءٌ وارد ہیں
جھوٹا ۱۲ ۱۲
اگر کمال خاکساری سے اپنا پس خوردہ نہیں دیا تو بھی قباحت نہیں اگر اس مجلس میں
کوئی ولی اور شیخ کامل آیا ہی تو اس کا التماس آپ طلب کرے اور کھانا کھانے کے بعد
مجلس سے جلد چلا جاوے تا صاحب خانہ کو اور دوسرے دھوتیوں کو حرج نہووے اور نکلنے کے وقت
صاحب خانہ کو بولکر اور شکر ادا کر کر نکلے۔

آرائش بدن

جب پیرایش بدن فطرت اسلام میں ہی تو آدمی خیال رکھے لباس پاکیزہ
پہنے اور سر کی حجامت کرے ناخن لیوے موچھ کے بال کترے اور موئے بغل اور
موئے زہار تراشے اور بچوں کی ختان بھی مسنون ہی اور داڑھی بالنی بھی کنگھی کرنی
اور روغن خوشبو لگانی آرائش بدن میں داخل ہی داڑھی کی بڑی فضیلت
اور سنت موکدہ ہی اور سر کے بال میں سنت یہہ ہی کہ مونڈھے یا چھوڑ دیو بقدر
ایک بالشت اور قلماں گردہ کاکل وغیرہ رکھنا بدعت ہی سر کے بال کنگھی کر کے مانگ نکالنا

مردوں کے لئے سنت ہی۔

وضو کی سنتیں

فقہ میں مذکور ہیں ازانجملہ یہہ کہ وضو کے آگے بول براز سے فارغ ہووے اور پاکی بول کے واسطے کلوخ لیوے یہہ بھی طریق اہل سنت کا ہی ڈھیلے کے بغیر پانی سے دھونا بے فائدہ ہی طہارت حاصل نہیں ہوتی ہے اور وضو کرنے کے وقت بلندی پر بیٹھے اور ہرایک عضو کے واسطے دعائیں فقہ میں مذکور ہیں ان کو پڑھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم وضو کے اول کہے مٹی کے برتن سے وضو کرنا مسنون ہی تیامن وضو و غسل اور جمیع امور میں سنت ہی یعنے سیدھے طرف سے آغاز کرنا۔

غسل کی سنتیں

فقہ میں مذکور ہیں ازانجملہ یہہ کہ اول بدن اور کپڑے کی نجاست دھووے اور غسل بلندی پر اور وضو کرے اور سارا بدن ترکرے اور کان میں سوراخ ہی تو کانٹی کھول کر اسکو ترکرے اور غسل جنابت و احتلام میں درنگ نکرے ہمیشہ طاہر متطہر رہے غسل جمعہ سنت موکدہ ہے بعد غسل لباس پاکیزہ پہن کر خوشبوئی لگا کر سب کے اگے مسجد کو جاوے۔

نماز کی سنتیں

ان کا بیان فقہ کی کتاب میں ہے نماز فرض میں ارکان کے سوا باقی اعمال واجب و سنت ہے جیسا تکبیرات تسبیح اور تعدیل ارکان واجب ہے اور سجدہ گاہ کو دیکھنا اور قعدے میں آغوش کو دیکھنا اور دعا مانگنا اور دعا ماثورہ پڑھنا سنت ہے اور سنت نماز میں بعضے مؤکدہ ہیں اور بعضے غیر مؤکدہ مثلاً صبح کی دو رکعتیں اور ظہر کی پیچھے مغرب کی دو رکعتیں اور عشا کی دو رکعتیں مؤکدہ ہیں اور ظہر کی چار قبل فرض اور عصر کی چار قبل از فرض اور عشا کی چار قبل از فرض غیر مؤکدہ ہیں بدستور جمعہ کی سنتیں اول چار رکعت اور بعد دو رکعتیں مؤکدہ ہیں اور نماز تہجد اور نماز اشراق دو رکعت اور صلوۃ الضحی کی چار رکعت اور دو رکعت قبل از نماز مغرب امام شافعی کے نزدیک مسنون ہے اور نماز تراویح کی بیس رکعتیں مسنون ہے ان کی بڑی تاکید ہے صیام رمضان کے واسطے قیام لیل اس طور پر نور علی نور ہے جو کوئی اس سعادت سے بلا عذر محروم رہے بدنصیب ہے اور صلوۃ الرغائب شعبان کے شب برات میں جماعت سے اور صلوۃ الہول جو جماعت سے بعد دفن میت پڑھتے ہیں بدعت ہے لیکن رمضان میں لیلۃ القدر کی جستجو بیداری کے واسطے فرادی نوافل پڑھنا مستحب ہے

فرائض کے بعد سنت نماز اس واسطے مقرر ہوئی کہ نماز فرض کامل ہووے اور اس کے نقصان کی تلافی ہووے اور جسکو جنت میں حضرت کی حضوری درکار ہو نوافل بہت پڑھے نماز جنازہ اگرچہ فرض کفایہ ہے اسکی بڑی تاکید ہے اس باب میں کوشش کرنا خورد سال بچے کی نماز میں امید شفاعت کی ہے۔

روزے کی سنتیں

کتاب میں مذکور ہیں ازانجملہ یہ ہے سحری دیر سے اور افطار جلد بمجرد غروب ہونے آفتاب کے کرے اور کسیکو افطار کرانا سنت ہے اور بعد زوال آفتاب کے مسواک کرے اور صبح کے بعد منجن استعمال نکرے جس سے بو دہن جو بمنزلہ مشک ہے دور ہووے روزہ ست شوال سنت ہے بعد روز عید صوم ایام بیض صوم داؤدی یعنے ایک دن روزہ اور دوسرے دن ناغہ کرنا مسنون ہے اور روزہ عرفہ روزہ نہم و دہم و یازدہم محرم مسنون ہے کسی محنت و بلا و بیماری کے دفع کے واسطے روزے کی نذر کرنی اور ادا کرنا سنت حضرت علی کی ہے جو حسنین کی بیماری میں تین روزے کی نیت کرکے افطار کے وقت سخاوت کرکے مالک ملک عقبیٰ کے ہوئے جو شخص مجرد ہے غلبہ شہوت کے توڑنے کو روزہ نفل رکھے تا زنا سے بچے۔

زکوۃ کی سنتیں

کتاب میں مذکور ہیں ازانجملہ قبل از گذرنے سال کے زکوۃ دینا اور درویش کو ڈھونڈھنا اور ادائے زکوۃ خوشی سے کرنا اور اچھا سکہ فقیروں کو دینا اور منت نہ رکھنا اور مخفی خیرات کرنا مسنون ہے اور تواضع کرنا فقیر کے آگے کہ اسکا احسان ہے اور رمضان شریف میں بہت سخاوت کرنا سنت ہے کیونکہ اس مہینے میں ہر ایک عمل کا ثواب مضاعف ہوتا ہے ستر درجے تک الید العلیا خیر من السفلی ایسا سخی ہے جو بت اور کبر سے حذر کرے۔

حج کی سنتیں

فقہ میں مذکور ہیں ازانجملہ یہہ کہ دوستوں کی ملاقات کو جاوے اور ان سے معافی چاہے ادائے قرض کرے امانت خلق کی سپرد کر دیوے نفقہ عیال کا بندوبست کرے توشہ ساتھ لیجاوے حربہ اور زمین کھودنے کا آلہ اور سپید سیلہ ساتھ رکھے کیونکہ موت و حیات خدا کے علم میں ہے اور سواری کا جانور قوی مقرر کرنا بھی سنت ہے اور حج فرض کے بعد حج نفل ادا کرنا بھی مسنون ہے بشرطیکہ اس جانے میں والدین کی خدمت سے یا خدمت خلق سے محروم نہ رہے اور حج کے واسطے گدائی کرنا درست نہیں کیونکہ فقیر پر حج فرض نہیں مدینہ منورہ کی زیارت سنت موکدہ

ہی حضرت فرماتے ہیں جو کوئی میری زیارت کریگا گویا اُسنے مجھ سے حیات میں ملا۔

لباس کی سُنّتیں

درازی پاجامہ بقدرِ نصف ساق مسنون ہی اور سارے کپڑے پیراہن اور قبا جامہ
وغیرہ ٹخنے کے اوپر رہنا اسکے نیچے جو درازی ہو وہ دوزخ میں ہی دستار سفید
یا سبز یا سیاہ مسنون ہی اور لباس سپید مسنون و مستحب ہی اور لباس سُرخ مردوں کے
حق میں مکروہ ہی پگڑی کا شملہ سیدھے طرف یا دونوں شانوں کے درمیان سُنت ہی بائیں طرف رکھنا
بدعت ہی تقلید لباس عرب مسنون ہی تقلید لباس اہل عجم اور اہل کتاب کے وہ ہی شرط یہ ہی کے
لباس مسنون کو الا صالح اور شرع پرست ہوے نہیں تو وہ لباس بے فائدہ ہوگا شادی اور
نکاح میں مردوں کے واسطے نیا سپید لباس مسنون ہی خلعت تاش زربفت کسنا وغیرہ
بدعت ہی اور نماز با لباس جب زیادت ثواب ہی ادب کے سبب سے برہنہ سر اور برہنہ بدن نماز
پڑھنا خلاف سنت ہی لنگ سپید یا سُرخ باندھنا اور تاج پہننا اور چادر اوڑھنا یا ایزار پہننا
مسنون ہی اور لباس تنگ سواری کے وقت روا ہی دوسرے اوقات میں خلاف شرع ہی
دستار تاج پر باندھنا مسنون ہی اور دستار کا مقدار حد سے زیادہ نہو علما عرب و عجم میں

عمامے کا مقدار زیادہ ہو گیا ہے ۵ دستی ازان ضعیف کہ فرمان شرع ؛ عمامہ ہاے
خویش بہ پرواز بستہ اند ؛ لباس میں غیر مذہب والوں کی اور اہل کتاب کی تقلید حرام ہے۔

زیورات کی سنتیں

عورات کے باب میں سب طرح کا روپے سونے کا زیور روا ہے مگر تقویٰ یہ ہے کہ عورت
سونے کا زیور کم پہنے کیونکہ فاطمۂ زہرا سونے کی زنجیر پہنکر حضرت کی خفگی کے سبب بیچ کر
خیرات کر دئے۔ مردوں کے حق میں ہر ایک قسم کا زیور حرام ہے مگر انگوٹھی روپے کی اور
چھاپ نیچے مہر عند الحاجت رکھنا روا ہے۔ دانت اگر ہلتے ہیں تو روپے کے تار سے اُن کو
محکم کریں۔ لڑکوں کو روپے سونے کا زیور پہنانا کراہت ہے۔ لڑکوں کی ناک یا کان چھیدنا
بُلاق یا بالی کے واسطے حرام ہے۔

نکاح کی سنتیں

عند الحاجت صالحہ باکرہ اور اشراف لڑکی کو جو ہم مذہب ہووے کم مہر سے جو معجل ہو
نکاح کرنا مسنون ہے۔ نکاح کی مجلس میں کھجور اور مصری حاضر کرنا اور دف بجانا اعلان
کی خاطر مسنون ہے۔ مسجد میں عقد نکاح مسنون ہے۔ رسم باجا نوبت اور رقص اور میراثنیاں

ڈھول وغیرہ جو مروج ہی بدعت ہی قرار داد نکاح کے آگے لڑکی کا منہہ سنوار کر
ناکح کو یا اسکے اقربا کو بتلا نا مسنون ہی اگر بیوہ لڑکی صاحب سلیقہ اور پارسا ہی تو
باکرہ نہیں ملنے کی صورت میں نکاح کرے قد و قامت لڑکی کی شوہر سے کم رہے لڑکی
کا نکاح ساتویں برس یا بارھویں برس قبل از بلوغ کردینا مسنون ہی شادی
اور نکاح کے واسطے کسی کو قرض حسنہ دینا یا قرض لینا مسنون ہی سود سے قرض
لینا حرام ہی طعام ولیمہ کی ضیافت بلا تکلف مقدور کے موافق مسنون ہی عروس
کو گھر میں لانے کے بعد نوشاہ دعوت احباب کی کرے بعد اطعام عطر اور پھول پان
تعظیم سے دیوے روپے سونے کی تھالی اور چنگیر اور گلاب پاش نقرئی مکروہ ہی دوسرے
ظروف سے بھی کار روائی ممکن ہی امام ابو حنیفہ کو تین ماشے کی سلائی سرمہ دان میں پسند
نہ آئی ع مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور ہی بات ہی ۔

زچہ اور ولادت کی سنتیں

جب فرزند پیدا ہو تو اسکے دونوں کان میں اذان کہنا مسنون ہی اور ساتویں دن نام
اچھا رکھنا اور شیرینی بانٹنا اور عقیقہ کرنا مستحب ہی سرور عالم حسنین کا عقیقہ کئے تھے وہ بھی قربانی

ہی سلامت فرزند کے واسطے شروع ہوئی عقیقے کا گوشت فقرا اور اہل قرابت کو تقسیم کرے بقول شاہ عبدالعزیز قدس سرہ ماں باپ اسکو نہیں کھانا اولیٰ ہی اور سر مونڈھکر بال کے ہموزن روپا یا سونا تولکر فقرا کو دیوے۔ چھٹی چھلے کا رسم بدعت ہی لیکن جشن ولادت بعد انقطاع نفاس کے مستحب ہی چوتھے برس فرزند کی بسملہ خوانی کا رسم بقدر مقدور مستحسن ہی اگرچہ حدیث سے ثابت نہیں رقص اور سماع ایسے شرعی رسم میں بہت نازیبا ہی

خانہ داری اور تربیت اولاد کی سنتیں

زن و فرزند کو قرآن اور شرع کے مسئلے اور عقائد و فقہ سکھانا سنت ہی لڑکوں کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم کرے اگر قصور کریں دس برس کی عمر میں انکو مارے لڑکی کو نماز اور سیون وغیرہ اچھا ہنر سکھاوے متعدد نکاح کیا ہی تو ہر ایک عورت کے ساتھ شب باشی اور نان و نفقہ میں عدل کرے دروازے پر پردہ چھوڑے گھر کی دیواروں میں سوراخ ہی تو اسکو بند کرے جوان عورت کو اپنے یا اسکے ماں باپ کے نزدیک رکھے عورت کو قید میں رکھے مختار کرے اور اسکی مخالفت عمدے امور میں کرے گھر کے ہلکے کاموں میں مدد کرنا شریک ہونا سنت ہی حضرت ایسا کرتے تھے لونڈی غلام کو شفقت سے

پرورش کرے وہی کھانا کپڑا دیوے جو اپنے بچوں کو دیتا ہے آگ سے
کنیز کے بدن کو جلانا گناہ کبیرہ ہے عورت کو اسکے ماباپ کے پاس عیدین میں
بھیجے بدعورت کو حتی المقدور طلاق نہ دیوے اور دوسرا نکاح پڑھانے میں
فکر کرے یہہ زمانہ شر و فساد سے خالی نہیں صبر و تحمل اور قناعت اختیار کرے
معیشت کے واسطے کسب کرے علم و کتابت یا تجارت سے اولاد کو بعد تعلیم احکام
شرع کے اگر کوئی لسان غیروں کی سکھلایا تو قباحت نہیں بشرطیکہ اسکے
دین میں خلل نہو اولاد کو بری صحبت سے بچاوے اور گھر کے باہر جانے نہ دیوے
اچھے لباس اور اچھی لذیذ غذا سے آشنا نکرے لڑکے کے بیاہ میں تاخیر اور لڑکی
کے بیاہ میں تعجیل کرے

خط او رکتابت کی سنتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم سے مکتوب آغاز کرے القاب و آداب کے بعد کوئی آیت
یا حدیث موافق مطلب کے لکھے اپنی عاجزی اور مکتوب الیہ کی بزرگی اس میں ذکر
کریں اور نامے پر خاک ڈالنا اور مہر کرنا اندر یا سرنامے پر مسنون ہے اور تمسک اور

قبالے میں شہود معتبر لکھنا اور دستور کے موافق لکھنا اور سودی تمسک لکھنے سے یا اس کام میں
کرنے سے حذر واجب ہے کسی پیغمبر اور محمد علیہ السلام کے بعد علیہ السلام اور صحابی یا ائمہ کے بعد رضی اللہ عنہ اور نام
اولیا کے بعد رحمۃ اللہ علیہ یا قدس سرہ اور کسی متقی کے واسطے غفر اللہ لہ و نور اللہ مرقدہ لکھے۔

تحفے اور ہدیے کی سنتیں

تحفہ ہدایا بھیجنا اور اسکو قبول کرنا مسنون ہے اگرچہ حقیر ہوے اور ہدیہ کفار کا بھی لینا
مسنون ہے تالیف قلوب کے واسطے اور قاضی مفتی ہدیے کو جو خلاف عادت ہو قبول
نکریں کیونکہ اس میں دین کا مفسدہ ہے اور رعایت خاطر کرنا پڑیگا اور ہدیہ زانی اور
شرابی کا تارک صلوۃ و صوم اور سود خوار کا رد کرنا اولیٰ ہے تا وہ گناہ سے توبہ کرے

مہمان نوازی کی سنتیں

مہمانداری اور مہمان کی تکریم مسنون ہے مہمان کے ساتھ کھانے میں فضیلت ہے ابراہیم علیہ
السلام اور رسول کریم علیہ السلام بہت مہمان نواز تھے مہمانی کی حد تین دن ہے الضیافۃ
ثلثۃ ایام فرمایا ہے اس سے زیادہ میزبان کے گھر رہے خصوصاً جب وہ دنیا دار اور مغرور
ہو تین دن کے بعد دوسرے مکان یا خانقاہ میں اترے سوائے اس کے اور من مغرہ عام اوست ؛

برین خوان بغاجہ ثمن چہ دوست۔ مہمان جب آتا ہی اپنا رزق ساتھ لاتا ہی اسکی خدمت عین سعادت ہی خصوصًا جب کوئی عالم باعمل اور مرشد وقت ہووے اکرموا الضیف حدیث میں آیا ہی مہمان کو یا کسی دوست کو رخصت کرنے کے وقت مشائعت یعنے چند قدم اسکے ساتھ جانا مسنون ہی کوئی بزرگ سفر سے آیا ہی تو لوگ اسکی ملاقات کو جاویں اگر یہہ بھی تقدیم کیا تو اولی ہی۔

خدمت خلائق کی سنتیں

سنت یہہ ہی کہ بندگان خدا کی خدمت دم یا قدم یا قلم یا درم سے کرے اور انکی حاجت روائی حتی الامکان کوشش کرے کلمۂ خیر کسی کے واسطے کہے یا کہیں سفارش کے واسطے لیجاوے یا لکھدیوے یا کچھہ زر اپنے پاس سے دیوے بقدر مقدور یا ممکن ہی تو کسی امیر و غنی سے دلواوے الدال علی الخیر کفاعلہ فرماتے ہیں۔

فواتح کی سنتیں

ماہ محرم میں حضرت امام حسین کی نیاز اور دعوت فقرا اور اغنیا کی اور مجلس ذکر فضائل امام حسین رضی اللہ عنہ اور داستان غم سنانا رونا رولانا پانی شربت پلانا خیرات کرنا اور تلاوت قران اور مجلس درود خوانی موجب ثواب ہی لباس سیاہ پہنا اور گریبان پھاڑنا اور سینہ مجروح کرنا تعزیہ کرنا علم بالضرور

استنادکرنا بدعت ہی لباس سیاہ کا طریق ہند میں اہل عجم سے پھیلا ان مقدس ایام میں کھیل
بازی اور ہنسنا اور قسم قسم کے اشکال اختیار کرنا اور تماشا دیکھنا کمال معصیت ہے اور زیارت تک ترک
حیوانات اور ترک روزہ دہم بدعت ہی ماہ صفر میں تیرا دن تک نحوست کے قائل ہونا بدعت ہی
حضرت فرماتے ہیں نحوست نہیں ہی جو آدمی متوکل اور صاحب استقامت ہو وے ہر ایک کام ان ایام میں
کرے صفر المظفر صفت اسکی مشہور ہی اور جو سست عقیدہ ہے اور توہم اس پر غالب ہی تو
چند سے صبر کرے اور صفر کے آخری چار شنبے میں جو اہل اسلام نکوان کرکے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نام سے فاتحہ دیتے ہیں کچھ قباحت نہیں بشرط حسن ارادت ماہ ربیع الاول یعنی
بارہ وفات میں بارہ دن تک حضرت علیہ السلام کی نیاز کرنی اور جشن ولادت کرنا حضرت کے فضائل
ات کو سننا مولود خوانی اور آیات کو مجلس میں بقدر ضرورت روشنی کرنی جمیع اغنیا اور امرا اسلام
کے حق میں نیک کام ہی مدرا کئی ثواب حرمین اس سعادت سے بہرہ ور ہو خدا ان کو مغفرت کرے
ماہ ربیع الثانی میں گیارہ دن تک حضرت غوث الاعظم کی نیاز کرنی اور کرامات آپکے سننا اور
ملفوظ شریف پڑھنا اور دعوت اغنیا و فقرا اور ضیافت کرنی نیک کام ہی ماہ جمادی الاولی
مدار کے مہینے میں بہت سی شاہ زندہ مدار کی نیاز مشہور ہے لیکن چراغاں سلگانا اور انواع بدعات بدھی ہے

[illegible]

از قبیل بدعات ہے - ماہ جمادی الثانی جسکو آخر کا مہینا اہل مدراس حضرت قادر ولی کے
فاتحہ اور اہل حیدرآباد دکن حسین شاہ ولی کے فاتحہ کرتے ہیں ماہ رجب میں انبطاقدرت حضرت سالار مسعود غازی
کی نیاز کرنی نیک کام ہے جگہہ کا قید اور دوسری بدعتیں جو مروج ہیں قابل ترک ہیں ماہ شعبان میں
شب برات کے لحاظ سے ہر ایک مسلم گھر میں حلوان نعمت پکاتے ہیں نیک کام ہے بشرطیکہ اس فاتحہ میں
بدعت اور ضلالت کو دخل نہووے آتش بازی محض فعل شیطانی ہے ماہ رمضان المبارک میں بقدر مقدور
افطار کے وقت احباب کی ضیافت اور فقرا کو کھلانا اور مکان کو آراستہ کرنا اور نماز تراویح پڑھنا پڑھانا
فضائل اعمال میں ہے لیلۃ القدر آخری دہے میں ہے ذیقعدہ یعنی بند لوازمیں شاہ بندہ نواز
کی نیاز کرتے ہیں چراغاں وغیرہ ترک کرنا اولی ہے ذی الحج جسکو بکر عید کہتے ہیں عرفہ میں طعام اور فاتحہ
جو مروج ہے بشرطیکہ ترک بدعت احسن ہے معلوم کیجے کہ جمیع اصحاب و ائمہ طاہرین اور اولیا کے فاتحہ بغیر قید دن
کے احسن ہے کیونکہ جہلا اور بدعتی کا لحاظ سنت کے برخلاف ہے جب تاریخ وفات بدلا تو دن کہاں ہے
غرض فاتحہ ایصال ثواب اور خدمت فقرا ہے قید دن کا قید اسواسطے لازم نہیں -

بیمار اور بیماری کی سنتیں

عیادت مومنین کی اور زنان مومنات کی محرم کے لئے سنت ہے کوئی روز مقرر کرنا اور رات کو عیادت نکرنا

بدعت ہی کافر کی عیادت جو دشمن ہو مستحسن ہی شاید اسکو ہدایت ہو عیادت کے معنی بیمار پرسی
ہیں تو اسکو تسلی دیوے اور شفا کا امیدوار کرے اور علاج بیمار کا بشرط مہارت سنت ہی حضرت
علیہ السلام بیماروں کا علاج کیئے ہیں اور طب النبی علما لکھے ہیں علم طب کی بڑی فضیلت ہی بشرط
انکہ طبیب حاذق ہی اور بدخو نہو وے اور بیمار کی خدمت بھی مسنون ہی اسیواسطے فساد ہوا کے وقت
گھر چھوڑ کے بھاگ جانے کو منع کیئے ہیں کیوں کہ قضا سے بھاگتا ہی اور درماندگوں کی خدمت نہوسکیگی
اور بیمار کے نزدیک زیادہ جلسہ نکرے بیمار دوا کھاوے اور پرہیز کرے اور شفا کا امیدوار رہے خدا
شافی مطلق ہی جذامی کی صحبت سے حذر کرنا واجب ہی فِرُّوْا مِنَ الْمَجْذُوْمِ فرمائے
ہیں اور ایکبار مجذوم کے ساتھ آپ کھانا کھائے ہیں حضرت کو توکل میں کمال تھا بعضے علماء اسلام خارشتی
اور رمد والے اور و بازدے سے حذر کرنا کہے ہیں بیمار پیرفانی ہی تو آخرت کی خوبی اور دنیا
کی خرابی اسکو بیان کرے توبہ اور ذکر اللہ طرف اشارہ کرے اور بیماری کی اذیت پر صبر کرنے کے
لئے اللہ کی رحمت صابرین کے ساتھ ہی عیادت دن کو اور رات کو اور ہر ایک دن روا ہی

جنازے کی سنتیں

محتضر کی اور غسل و کفن کی سنتیں کتابوں میں مذکور ہیں جنازے کے پلنگ کو چار شخص اپنے ہاتھ

سکرات ۱۲

اُٹھاویں کاندھے اور پشت پر نہ اُٹھاویں جلدی لیجاویں بغیر دوڑنے کے اہل کتاب بہت
آہستہ لیجاتے ہیں دین محمدی میں ہر کام جو دین کا ہو اہل کتاب کی مخالف سنت ہی خوب
یاد رکھو جنازے کی نماز اور اسکی ہمراہی نفل نماز سے پڑھنے سے بہتر ہی جنازہ کی خبر پکار
کر کہنا صلوۃ الجنازہ تین بار کہے تا غافلین و حاضرین وضو کرکے جلد آویں جنازے کی
صفوں میں آخری صف افضل ہی اور جنازے کے پیچھے اور دونوں طرف سے چلنا مستحب ہی
اور دوسرے فرق سے آگے چلنے میں بھی فضیلت ہی آگے کوئی سوار نہ چلے بہتر کیونکہ ملائکہ ساتھ رہتے ہیں
ان کا ادب ضرور ہی جنازے کے ساتھ آگ لیجانا بدعت ہی اور شامیانہ اس پر کرنا
یا ایستادہ کرنا یا فرش یا انداز لشبہ ہنودی لال دامنی یا شال رنگین وغیرہ عورت کے نعش
پر اُڑانا مباح ہی کیونکہ کفن ریشمی عورت کے واسطے مباح ہی پر مردوں کے واسطے ایسا
تکلف بیجا ہی سپید کفن سب کے واسطے مسنون ہی اور کفن میت کے حوصلہ سے زیادہ
دینا مستحب ہی کہ مردہ کفن سے فخر کرتا ہی اور بہت تکلف بھی مناسب نہیں کیونکہ کفن جلد خراب
ہوتا ہی کفن کی ثبوت میں شرع کا لحاظ ضرور ہی اسکا بیان فقہ کی کتاب میں ہی ناقص
خلقت بچے لڑکے کو ایک پارچے میں لپیٹ کر گورستان میں دفن کرنا گھر میں نکرنا بعد دفن میت کے

بچھانا

جو بالغ ہووے یا ایک ساعت قبر پر کھڑے رہکر تلقین کرنا مستحب ہے بول ای برادر جو تو دنیا
میں بولتا تھا اللہ میرا رب ہے اور محمد میرے رسول ہیں اور قرآن کتاب ہے اور کعبہ قبلہ اور
مسلمان میرے برادران ہیں قبر کے اندر کچی اینٹ اور بالش رکھنا اور لحد کھودنا سخت زمین
میں سنت ہے پکی اینٹ گچ یا سنگ سے قبر باندھنا روا نہیں مگر یہ کہ درندوں کا
خوف ہو دکن میں اسی خوف سے سنگ پوشی کا رواج شاید ہوا سیوم کی زیارت
کے واسطے مسجد میں جمع ہونا بدعت ہے صاحب نصاب الاحتساب منع کے باب میں بیس
دلیل لکھا ہے مقبرے میں جمع ہونا اور ختم قرآن کرنا مستحب ہے مگا قبر پر پھول یا سبزہ یا
شاخ تر رکھنا مستحب ہے کہ جب تک تر رہے ذکر کرتی ہے چادر گل کی قیمت فقرا کو دینا اولی ہے قبور
پر چراغ روشن کرنا اور غلاف اوڑھانا کھندلنا اور قبرستان میں نماز پڑھنا
یا کھانا پینا یا سو جانا مکروہ ہے حضرت علیہ السلام التعزیۃ ثلثۃ ایام
فرماتے ہیں یعنے تین دن سے زیادہ غم کرنا یا غم یاد دلانا اور ترک اشغال عادی
خلاف سنت ہے زیارت قبور مومنین خصوصا زیارت قبر والدین اور استاذ
و مرشد کی سنت ہے زیارت کرنے والا یوں کہے السلام علیکم دار قوم مومنین

أنتم سلفنا ونحن على أثر اور فاتحہ سورۂ اخلاص آیۃ الکرسی اور درود پڑھکر ثواب بخشے میت کے فاتحہ کا کھانا فقرا کو کھلانا اور خیرات کرنا اور کوا کھودنا اور ایسے کام مستحب ہیں دہم بستم چہلم اور برسی کا قید خلاف شرع ہے اور بزرگوں کے عرس میں رقص و سماع اور استعمال منکرات حرام ہے اولیاء اللہ ایسے کاموں سے ناراض ہیں حق تعالی جمیع مومنین کو اتباع سنت رسول کریم کی توفیق دیوے آمین

تمت ۱۲۷۸

م م م
م م
م

اللہم صل علی محمد و علی آل محمد

ریاض المبارز نامی کتاب

مطبع منظہر العجایب مدراس مین
اہتمام سید جمال الدین کے ماہ
جمادی الاول سنہ ۱۲۷۸ ہجری
مین زیور طبع سے
آراستہ ہوی

کما صلیت و علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیر طالب واصف کے اس مبارک کتاب سے تین مطلب ہین ایک یہہ کہ اطفال مکتبون مین ہر روز چند
اسما یاد کرین دوسرا یہہ کہ کاتبان عند الشک املا ملاحظہ کرین تیسرا یہہ کہ اولاد کا نام تجویز کرینگے
وقت سب اہل اسلام محمد رسول اللہ علیہ السلام کے نام سے شیتی کے ساتھہ فاتحہ دیکر انھین کو
کھولین پہلی سطر یا تیسری مین جو اچھا نام دلپسند ہی اسکو اختیار کرین قوم کے لحاظ کے ساتھہ مثلا
سید یا شیخ یا آغا یا مرزا یا ابراہیم یا خان یا بیگ یا غلام ابراہیم لفظ غلام بزرگون کے نامونکے
آگے بمعنی مرید و معتقد ہی فتوے کے رو سے شرک فی التسمیہ نہین ہی اور مین اس مختصر مین اوصاف
زیادہ اور بعضا سرکاری خطابات وغیرہ نہین لکھا ہون اکثر مجرد اسما پر اکتفا کیا ہون اور معلوم کیجیے
کہ نسبے کے چار درجے ہین پہلا درجہ اسماء الہی کا ہی عبد کے ساتھہ دوسرا درجہ اسم مبارک محمد
علیہ السلام کا ہی جس سے بخشایش کی امید ہی تیسرا درجہ بزرگان دین کے نامون کا ہی چوتھا درجہ

القاب و اوصاف کا ہی جیسا مجد الدین شرف الدین وغیرہ اس وجہ کے واسطے لحاظ و
تمیز درکار ہی اس رسالے کے اکثر ہما کے ساتھ خواہ مفرد ہوویں یا مرکب جب اقسام رستہ
مذکور ہوں تو ہزاروں نام ہوجاتے ہیں مثلاً سید محمد شیخ محمد آغا محمد غلام محمد محمد بیگ محمد خان
میں اس ترکیب کا نام اقسام رستہ رکھا ہوں مرکب کی مثال سید محمد حسین وغیرہ ا
ابراہیم علی احمد خان احسان علی آدم شریف ادریس حسین احمد حسین احمد علے
ابو القاسم ابو الحسن ابو بکر ابو المعالی ابو طالب ابو الخیر ابو علی ابو طیب ابو طاہر ابو زید
ارتضا علی اسد اللہ اسمعیل خان اسحق بیگ اشرف علی اعز الدین اعظم علی خان
افتخار الملک اکرام علی اکبر علی اکبر جنگ امداد حسین افضل الدولہ بہادر آصف جنگ اصغر علی
آصف جاہ اعظم جاہ اسد علی اسد اللہ خان امین الدین امانت علی انور علے
اللہ داد خان اللہ یار خان الٰہی بخش امام الدین امیر علی النصر خان امیر الدین
امیر الامرا امیر اللہ اولاد علی الف خان امان اللہ حسینی ابن صاحب ابو الفضل
اعتضاد الملک افندی صاحب **عورات** امام بی اشرف النسا امینہ بی
اللہ رکھی بی آمنہ خاتون امۃ فاطمہ افضل بیگم امیر النسا احمد النسا اجالی بیگم

ب بادشاہ صاحب بخشی میاں باقر علی باقر حسین بذل علی بسم اللہ خان بدرالدین
بدرالدولہ برکتہ اللہ بندے علی بند حسین بدرعالم بہزاد خان بخشی میاں برہان الدین
بہادر علی بہرام جنگ بہلول خان باقر بیگ بستی میاں **عورات** بی بانو بدرالنسا
بیجان بی برکت بی بتول بی بدھی بیگم بادشاہ بیگم **پ** پیر خان پیران حسینی **ت**
تاج الدین تراب علی تراب الدین تحسین علی تصدق حسین تفضل حسین تہور حسین
تیپو حسین تقی الدین خان تقی علی **عورات** تاج النسا **ث** ثابت علی
ثابت حسین **ج** جان جہان جام عالم جامی صاحب جہانگیر جبار خان جنید خان
جہانیان بادشاہ
جانان جان محمد جلال الدین جمال الدین جمال محمد جعفر حسین جعفر علی
عورات جمال النسا جمال بی جمیلہ خانم جانی بیگم جہان پرور بیگم **چ**
چاند خان چندا صاحب چنو میاں چشتی حسین چراغ علی **عورات** چاند بی
ح حبیب حسن علی حسین علی حسین لطف اللہ حضرت بادشاہ
حسین الدین احمد حسام الملک حمید الدین حسن رمان حسن محمد
حسام الدین حمایت علی حیدر علی حیات علی حسن منور خان حراست علی حمایت علی

حیدر نواز خان حیاتی میاں حافظ احمد خان حافظ سرور حافظ یار جنگ حرمت علی
حافظ قاسم حافظ عمر حافظ معروف **عورات** حرمۃ النسا حبیبہ بی حیات بی
حلیمہ بی حبیب النسا حسینہ بیگم حسین بانو حسینی بی **خ** خیرات حسین خان جہان
خان عالم خدا بخش خدا نواز خان خادم علی خلیل الرحمان خورشید علی خرم علی
خلیل اللہ خضر صاحب خواجہ جنید خواجہ میاں خواجہ بادشاہ **عورات**
خدیجہ بی خواجہ بی خیر النسا خیر بی **د** داؤد علی دلاور علی دوست علی داؤد خان
دیانت علی دادر علی دلدار علی دلیر جنگ دستگیر صاحب درویش محمد درویش علی
درویش حسین دوست محمد خان دولت خان داراب جنگ **عورات**
دولۃ النسا دولت بی دلدار النسا **ذ** ذاکر حسین ذاکر علی ذکر اللہ خان ذوالفقار علی
ر راشد علی رحمۃ اللہ رحمان خان رحیم بیگ رمضان علی رجب علی
روشن علی روح اللہ خان ریاست علی رشید الدین رونق علی خان رحمت
اللہ داد علی رئیس الامرا ریاست حسین رحیم الدین **عورات** رابعہ بی راحت النسا
رحیم النسا رحیمہ بی رحمت النسا رشید النسا **ز** زاہد علی زور آور علی زبردست خان

زوراور جنگ زکی الدین احمد زین العابدین زندہ مدار **عورت** زہرا بیگم زینت النسا

زیب النسا زیبو بی زینب بی **س** سجاد علی ساجد حسین سردار علی سید احمد

سعادت علی سلامت علی سلیم خان سرفراز حسین سرفراز علی سالار الملک

سالار جنگ سکندر خان سیادت علی سلیمان صاحب سید محمد سید علی سید کریم

سردار جنگ سکندر جاہ سعید خان سید میرن سید سعد الدین حسن سیادت حسین

سراج الملک سراج الدین سلطان علی **عورات** سادات بیگم سیدۃ النسا

سکینہ بی سیدو بی سلمی سارا بی **ش** شایق علی شمس الدین حسن شمس الامرا

شیر علی شاہ عبد العزیز شمشیر خان شمشیر علی شہسوار جنگ شیخ الاسلام شہادت علی

شاہ نور الدین شاہ حضرت شاہ ولی اللہ شیخ فرید شجاعت حسین شیخ علی شجاع الدین

شرف الدین شرف الامرا شرافت حسین شریف الدین شیخ احمد شیخ کالے

شیخ منور شیخ حسین **عورات** شرف النسا شریفہ بی شرفن بی **ص**

صابر علی صفدر علی صدر الدین صالح بیگ صالح خان صدر عالم صبغۃ اللہ

صلابت علی صلاح الدین صدیق حسین صمصام الدولہ صاحب علی صفی الدین

صادق علی صادق حسین صداقت حسین **ض** ضامن علی ضمانت علی ضرغام جنگ

ضیاء الدین ضیاء الدولہ ضیاء الحق **ط** طاہر علی طاہر حسین طٰہٰ صاحب طیب علی

طالب حسین طالب الدولہ طہارت علی **ظ** ظفریاب خان ظہور علی ظہیر الدین

ظہور حسین ظہور اللہ **ع** عبد الباسط عبد الباقی عبد الحق عبد الحی عبد الحفیظ عبد الحلیم

عبد الحکیم عبد الحمید عبد الخالق عبد الرزاق عبد الرحیم عبید اللہ عبد الرحمان عبد الرشید عبد الرؤف

عبد الستار عبد السلام عبد الشکور عبد العزیز عبد القادر عبد الکریم عبد الواحد عبد الصمد عبد العلی

عبد الغفار عبد الغالب عبد الغفور عبد الغنی عبد الفتاح عبد اللہ عبد اللطیف عبد المعین

عبد الملک عبد المنان عبد المجید عبد الولی عبد الوالی عبد الوہاب عبد الہادی عبد النبی

عبد الودود علی قلی علی بخش عارف خان عابد علی عنایت علی عابد حسین

عظیم الدین عسکری صاحب عظیم جاہ عزیز الدین عرفان علی عرفان اللہ

عزیز اللہ عزیز خان علاء الدین عالم علی عظمۃ اللہ عارف الدین عاصم خان

عمدۃ الملک عزیز الملک عزیز الدولہ عیسی میاں عباس علیخان عباس حسین

عورات عابدۃ النسا عزیز النسا عزیزہ بی عظیم النسا عمدۃ النسا عمدہ بی

عظیمہ بی عائشہ بی عزت النسا عالی جاہ بی عباس بیگم عصمت النسا **غ** غالب خان

غوث خان غنی خان غیاث الدین غلام محمد غلام علی غلام نبی غلام حسن غوث خان

غلام رسول غلام حسین غلام قادر غضنفر حسین غضنفر علی غضنفر حسن **عورات**

غالب بی غوث النسا غوث بی **ف** فتح الدین فدا علی فیروز علی فصیح الدین

مردوں کے نام نسائے واسطے اختیار کرنا مناسب نہیں ۱۲

فراست علی فیض اللہ فیض محمد فیاض علی فیض علی فتح اللہ خان فیاض حسین فقیر محمد فخر الملک

فضل علی فیصل رسول فضل فرخ بیگ فرخندہ علی **عورات** فیض النسا فاطمہ بی فضیلت النسا فرخندہ النسا

فرخندہ بیگم **ق** قادر احمد خان قادر بیگ قاری منصور

قادر دوست قتال بیگ قاضی الملک قادر علی خان قلندر حسین قلندر بخش

قلندر بیگ قاسم علی قربان علی قربان حسین قدرت نبی قدرت اللہ قدرت رسول

قدرت محمد قدرت غنی قیام الدین قادر محی الدین قاسم الدولہ قیام الدولہ قمر الدولہ

قطب الدین قاضی ہمسائی **عورات** قادر بی قمر النسا قاسم بی **ک**

کاظم علی کریم الدین کرم علی کمال الدین کربلائی حسین کریم اللہ کرامت علی کلیم اللہ

کرامت حسین کلب علی کلب حسین کلامی صاحب **عورات** کریم النسا کرامت النسا

کلثوم بی کریمہ بی **گ** گلشن علی گلزار علی گل خان گلاب خان گوہر حسین

ل لالہ میاں لائق علی لیاقت علی لال خان لطف حسین لطف علی لعل محمد

لطف رسول **عورات** لالی بیگم لال بی **م** محمد علی معزالدین مبارک اللہ

محمد معروف محمد صالح مستقیم جنگ موسی خان مصطفی علی مرتضی حسین مہتاب خان مولوی محمد زمان

مصلح الدین مولانا عبدالعلی منور حسین منور علی مجتبی حسین محمود علی محمود حسین محمد حسن مجید خان

مظفرالدین محی الدولہ ملک العلما مولوی اکبر مولوی محی الدین مولوی حیدر مولوی مظہر مہدی علی

مہدی حسین مختار الملک بہادر میر علی مرزا علی مراد علی مرزا برگ منیرالدین معین الدین مرزا کو

ملا حمداللہ ملا علی محتشم الدولہ مدارالامرا مظفر علی مظہر علی مطہر علی مظفر حسین منصر جنگ مروت علی

مروت حسین مشہور جنگ مبارزالدولہ محبت علی محب علی محبوب علی مدینہ صاحب مہر علی مکارم علی معصوم علی

مہری منصورالدولہ محمود بیگ مکرم علی مستوفی الدولہ **عورات** مہرالنسا مختارالنسا

محی الدین بی محبوب بیگم محمدی بیگم مہدی بیگم مکہ بی **ن** ناصر الدولہ نصرالدین

نظام علی خان نظام الدین ناصر علی نعمت علی ناصر جنگ نیاز علی نثار علی خان

نصرت علی نبی خان ناظم الدولہ نور علی نور محمد نورالدین نواز خان نوراللہ

نامدار خان نقی الدین نوازش علی نوازش حسین نجف علی نجم الدین نظر علے نوازالله خاں
نظر حسین نظر محی الدین **عورات** نورالنسا نیازی بیگم ناصرالنسا **و**
واجد حسین واحد علی وارث علی وراثت علی والاجاه وجہ الله وجیہ الدین وہاب علے
ولی الدین ولایت علی وزارت علی وزیر علی واہب علی وحید منور وزیر الدین
عورات وزیرالنسا وزیرہ بی **ه** ہاشم بیگ ہمت علی ہدایت الله خان
ہادی علیخان ہادی حسین ہمت خان ہمت یار جنگ **ی**
یار محمد یوسف علی یعقوب علی یادگار علی یوسف شریف
یاسین خان یحیی خان یقین الله
عورات یاسین بیگم
تمت

منظوری ہیں کہ نام مبارکبادی ان اسما سے کئے جاویں

هو

شرایط تعلقه داری

یعنی دیانت و امانت از مولوی محمد مهدی واصف مترجم

کیمیای سعادت سعدی فرماید ؎

مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی — که وقت رفع تو باشد مجال دشمن تنگ

تو پاک باش و مدار ای برادر از کس باک — زنند جامهٔ ناپاک گازران بر سنگ

این رساله دلپذیر برای افزایش نقد خرد عاملان و نایبان
تعلقات بلدهٔ حیدرآباد و دیگر کشورها در مطبع مظهر العجائب
واقعهٔ بندر مدراس در ماه جمادی الاول
سنه ۱۲۷۷ هجری نبوی به تجویز مولوی معنوی
غلام قادر صاحب حلیهٔ
طبع پوشید

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا

هرکه عمل نیک کند اجر یابد و آنکه عمل بد کند در عقوبت گرفتار آید

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِىْ وَعَدَنَا فِى الْكِتٰبِ بِقَوْلِهٖ فَنِعْمَ
اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْعَادِلِيْنَ ۝

اما بعد مخفی نماند که این رساله ایست متضمن اصول شرایط تعلقه داری که برای
ملاحظه حاکمان و عاملان و نائبان و تعلقه داران بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد در
عهد ریاست فرمان روای عدالت شعار حضرت نواب افضل الدوله بهادر
مدظله العالی و عهد خلافت مدار المهامی امیر روشن تدبیر حضرت نواب مختار الملک
بهادر مدظله العالی از بنده گنهگار المعروف بواصف که عمری در افاده خلایق

بسر برده و در امور شرعیه تالیفات او هم در وطنش و هم در دین ملک و تنش
بنیاد معروف و مشهور است زیب تحریر یافت و چون مولانا سید سعد الدین
صاحب کتابی مفید مبسوط مسمی برسالة القوانین در فن تعلقه داری خوب نوشته اند
و انشاء الله تعالی بعد نظر انور حضرت خداوندی امید ترویج و تشهیر آن قوی است
و من بنده که لایق این کار و ماهر این فن نیستم خواستم که برای ملاحظه اولوالالباب از
اہل قبله و غیر اہل قبله سطری چند در غایت ایجاز و اختصار نوشته شود و مردم صاحب نظر
ہنگام ملاحظه این مختصر ہزل را بیک سو نهاده جدا ازین رساله بردارند و
نویسنده را که جامع اقوال خدا و رسول مجتبیٰ و کلمات طیبات علما است بدعای
خیر یاد آرند در ماه ربیع الاول ۱۲۔۔ہجری در غایت اشتداد مرض زمن دوران
توکلاً علی الله این اوراق نوشتم و امید واثق دارم که این موجز دلپذیر از نظر
اصلاح صاحبان رتق و فتق و نظم و نسق که عبارت از عاملان قلم وحید رآباد
و کشور نظامیه است صانهما الله تعالیٰ عن نوائب الزمان و حفظهما
عن شر اهل الفساد و الطغیان محروم نماند امین و این رساله مرتب گشت

بر دو باب **باب اول** در دیانت **باب دوم** در امانت

باب اول در دیانت

بدانید ای عاملان دیانت شعار که شرط اول عاملی دیانت است و دیانت بمعنی تدین
و رعایت قواعد و ملت باشد هر ملتی که باشد زیرا که آدمی را رعایت قاعده
شرح او و عمل به نصایح بزرگان پیشین از اهل اسلام باشند یا غیر اهل اسلام
لازم و واجب است و نویسنده را از روی قواعد شریعت محمدیه علی صاحبها اکمل التحیة
با کتاب و سنت کار است اگر ناظر خبیر در مقابل انوار کتاب و سنت برای تطبیق و
توفیق اقوال موحدان و دانایان مذهب خود بخاطر آید و او تبعیت آن نماید بر جای
خویش خواهد بود اکنون بدانید ای عاملان صاحب یقین که بی رعایت دیانت
امر متعلقه داری انتظام نگیرد و بحکم اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ آنکه موسوی
شرط دیانت و امانت یافته نشود صلاحیت عاملی ندارد و درین صورت ملاحظه
این رساله خود حاکمان اسلام را مفید خواهد بود بطور تذکره لاجرم بتوفیق الهی آنچه
در وقت تحریر بر طرز القا بر دل من جلوه گری شود آنرا بحیز تحریر می آرم و دیانت را

بچند قلم می شمارم **قلم اول** عبادت الٰہی یعنی نماز کردن است و دیگر فرایض
بجا آوردن که عامل اگر تارک نماز و روزه بود لایق این عهده بزرگ نباشد زیرا
آنکه خداوند عالم را فرمان بردار و ساجد نباشد حکم خداوند نعمت خود یعنی بادشاه
وزیرش کی قبول کند آخر حال او به طغیان و عدوان وعدول حکم حاکم انجامد و فرمان
و فرمان حاکم را تقویم پارینه انگارد و بجز نشستن بر مسند نیابت و صدارت
خود را حاکم مستقل انگارد و گردن از حکم حاکم وقت در پیچد آخر از راه تکبر و شکبار
در هاویه ذلت و خواری افتد و بیدار شو و از غفلت در عالمی که بیدار او در اسفل
نباشد که بعد خرابی بصره ندامت بچه کار آید **قلم دوم** اتباع سنت سید عالم
است و آداب و سیرت یاران او برگزیدن و آنحضرت علیه الصلوٰة والسلام در
رعایت خاطر خلایق سعی وافر بکار می بردند و هم در فرقان مجید تاکیدات الٰہی

درین باب با آنحضرت علیه الصلوٰة والسلام وارد شده از انجمله **وَلَوْ كُنْتَ**

فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اگر باشی تندخو و سنگدل
یا محمد علیه الصلوٰة والسلام البته پراگنده شوند رعایا از پیرامون تو و باید که مرد

عاقل در مقدمه عملداری موافق سیرت امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی الله عنهما
و امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی الله عنهما کار کند و احوال فرمان دهی این
دو وزیران سید عالم را از کتب علمای دین دریافت کند و بر یک دو سخن موجز
که درین مختصر ذکر میکنم دل بنهد که عاقل را ایک اشاره بس است روایت است
که وقتی امیر المومنین عمر رضی الله عنه در حجره خود هنگام نصف النهار دراز کشیده بود
و عاملی از عمال آنحضرت دران خلوت گاه حاضر بود کودکان محله بسبب کمال
شفقت عمر عادل دران حجره آمده بر پای و شکم او سوار می شدند و نوعی
گستاخی و شوخی می کردند عامل از ملاحظه این حال بهم بر آمد و کودکان را زجر کرد
عمر عادل فرمود آیا عمل تو با فرزندان رعایا همچو عمل من نیست من درین ساعت
ترا معزول کردم غرض آنحضرت آن عامل سنگدل را بر طرف کرد و فایدهٔ
این حکایت آن است که تو اولاد رعایا را همچو اولاد خود شمار کنی و در پی اصلاح
امور و تربیت آنها باشی و از شر دشمنان نگاه داری و نظر لطف تو بر حال
آنها چنان باشد که نظر مادر و پدر بر فرزندان می باشد و اگر یکی از

فرزندان یا محکومان تو کودکی را بیازارد از وی انتقام ستانی و او را در بند
کنی تا دیگران عبرت گیرند گویند که عمر عادل را فقط یک پیراهن بود و در سفره او
جز یک نان خورش نبودی و دیگر روایت است که بعد وفات عمر عادل یکی از
بزرگان دین او را بخواب دید و پرسید که حق تعالی با تو چه کرد فرمود چه گویم
که دوازده سال در قید شدید گرفتار بودم آخر بشفاعت سید عالم علیه السلام
نجاتم دست داد پرسید که یا امیر المومنین بچه خطا مبتلای چنین عقوبت شدید
بودی فرمود که در قلمرو من پلی بود قضا را سوراخی دران افتاده بود پای گوسپند
از میان رمه دران سوراخ افتاد و مجروح شد کارپردازان قضا مرا زجر کردند
که چرا آن مغاک را بند نکردی فائده این روایت آنست که تو در تعلقه خود
و مضافات آن برعایت قانون دیانت آنچه روندگان را آزار رساند
برداری و سنگ و خار از رهگذر خلایق برچینی و بر حال بنی آدم و بهایم و مواشی هم
بنظر تلطف نگاه کنی و پل های شکسته نداری و بند تالاب را درست کنی و بچشم
خود انرا نگاه کنی که چه اگر بند بحر زخار بشکند زراعت و آدمیان و مواشی

هلاک شوند و ارتفاع مملکت هم نقصان پذیرد و همه روز در کار خلایق بصدق
دل متوجه بودن از آثار دیانت است و از استراحت و تن پروری و خور و خواب
بسیار اجتناب نماید آورده اند که امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی الله
عنه روزها در رعایت احوال رعایا و انصاف و عدالت بسر بردی و شب ها
در عبادت الهی بودی مریدان آنحضرت عرض کردند یا امیر المومنین لختی آرام
بگزین فرمود ای یاران چه کنم اگر روزها بیاسایم رعیت ضایع ماند و اگر شب ها
بیارامم من ضایع مانم این سیرت حضرت امیر جامع است جمیع احکام دیانت
را حق تعالی هر عاملی را توفیق عمل بر این سیرت پسندیده حضرت امیر ارزانی
دارد **قلم سیوم** امر معروف و نهی منکر باشد برفق و نرمی فقط باهل
اسلام اگر خود لایق این کار نباشد فقیهی عالمی را برای این کار نامزد کند که
آبادی مملکت بادشاه اسلام بامر معروف و نهی منکر وابسته است و درین
صورت بر رعایا البته واضح گردد که فلان کار موافق شرع است و فلان کار
مخالف شرع است و همه را توفیق طاعت الهی و اطاعت سید عالم صلی الله

علیه وآله وسلم دست دهد و جمله رعایا درین صورت حکم حاکم را بجان و
دل قبول نمایند و از جادهٔ اطاعت و انقیاد و نائب بدر نروند و چون
دل رعایا مالوف گردد در ارتقاع مملکت سعی و افزکار برند و در اجرای
حد شرعی و قصاص و تعزیر وغیره موافق حکم حاکم اسلام و قضات عمل کنند
و پاس خاطر کسی درین باب نکنند گو مجرم یکی از اقارب او بود و قاضی و مفتی
اسلام را تعظیم کنند و بچشم کم نه بینند بلکه چون عوام الناس مطیع او و منقاد او
باشند **قلم چهارم** موافق عهد خود عمل کند و در حق رعایا جور و ستم
روا ندارد که نگاه داشت عهد و میثاق از علامات تدین است و آنکه بد
عهدی کند بی دین است و در دل خود از رفاهیت حال رعایا حسد را
راه ندهد که فراغت حال رعایا موجب توفیر گنج است و اگر زیاده از قرار
داد سابق بحسن تدبیر او زر از رعایا بدست آید بجنسه آنرا بسرکار رساند و
درین باب خود را از جور و خیانت نگاه دارد **قلم پنجم** اینکه در ابواب
عملداری از عذاب الهی و آتش دوزخ خائف و ترسان باشد که اگر

در پرده امری که برخلاف دین باشد بکنم فردا و به روز محشر گرفتار آیم و اگر
راز من بر ملا شود و خیانت ظاهر گردد فضیحت و رسوا شوم و از پایه خود
برافتم آخر تاوان آن بمن لازم آید و مرا در قید شدید نگاه دارند قس علی هذا
و عامل امید وار عنایت خدا و نعمت و ترسان از غضب او باشد
غرض در باب عملداری بطرف خیانت میل کردن موجب مضرت دین و
دنیاست خسر الدنیا و الآخرة همین است **قلم ششم** اینکه آنچه از سرکار
مشاهره پیش قرار بنام او مقرر کرده اند همان حلال داند و هیچ وجه در مال
سرکار خیانت نکند که انجام خیانت خواری و ذلت است و از بارهٔ
رشوت هم حذر نماید و تحفه و هدایای از غربا و اغنیا قبول نکند که درین
صورت کار تعلقه تباه گردد و دخل مملکت بروقت خودش نرسد و آنچه
نوشیروان فرمود که نمک به قیمت بستان تا ده خراب نگردد مشهور است
قلم هفتم مشورت باشد که در اکثر امور مشورت و صوابدید ندیمان
و رفیقان و پیران جهان دیده کار کند که کار بی مشورت راست نیاید

حق تعالی با وجود آنکه سید عالم را حظ وافر دانش کرامت کرده فرمود

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ در مقدمات مالی و ملکی با اصحاب خود مشورت

کنند و بر عقل صواب اندیش خود اعتماد کلی ندارند که در امور مملکت اجتماع

آرا و انعقاد مجلس عقلا موجب صلاح حال و مآل است پس عاملانی که بغرور

و نخوت و تکبر و خودپسندی مشورت را دوست ندارند و بر مجرد رای

سقیم خود عمل کنند در چند روز تباه شوند.

باب دوم در امانت

بدانید ای عاملان صداقت آثار که امانت داری نشان ایمان

داری است که لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ فرموده سید عالم است و امانت

بر دو قسم است یکی امانت الهی که در آیه اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ ذکر آن

کرده اند و مراد ازین امانت یا عبادت الهی یا محبت با خدای عز و جل

باشد رعایت این امانت هم در امر متعلقه داری خیلی بکار می آید دوم

امانت خلایق بود از نوع مال و جان و آبروی ایشان که نگاه داشت

آن بر ذمه عامل و هر فردی از افراد بنی آدم واجب و لازم ست و این باب را چند قلم ذکر میکنم **قلم اول** حفظ امانت سرکاری است از زر و مال خزاین و دفاین و غله و رخت و سامان وغیره که در ان باب هیچ گونه خیانت . و انداره و هنگام رسیدن مداخل مملکت علی رؤس الاشهاد یعنی در پیش مردم حساب و در دفتر درج کرده خزانه را در بیت المال نهد و در محافظت آن قصور نکند اگر احیانا مال امانت سرکار بمسکن خاص او از دیهات رسد آنرا در خانه خود نبرد و بملاحظه زر فراوان طمع را کار نبند شده تابع نفس و شیطان نگردد و بنای گذران خود بر اسراف و مبذر ننهد و از خزانه دار بیت المال قرض نستاند و نقاد و صیرفی امانت شعار بدست آرد تا در میان زر سره و ناسره تمیز کند و کلید خزاین بدست خود دارد و هنگام برخاست مجلس صیرفی تفحص حال او کند و اگر کاغذ زر باشد آنرا همچو زر شمرد و احتیاط کند و از تکلف در گذران و الوان نعمت خوردن

ولباس فاخره پوشیدن وشان وشوکت در سواری حذر کند که
درین صورت بنیاد امانت داری ازپای درافتد و قوت طامعه
بحرکت آید واکثر پیاده پا بگشت زارها رود واگر در توفیر مال بحسب دانش
خود بی ایذای خلق سعی کرده باشد صله وانعام آن از حاکم توقع دارد
قلم دوم رعایا امانت الهی اند پس جان ومال ایشان رابجوکی و
پهره از دست تطاول دزدان وراه زنان وغارتگران نگاه
دارد زمین داران وخراج گذاران رابیدل وپریشان نکند
وخفیه در تجسس احوال اوباشان وستمگران واهل دغا که رعیت را
آزار رسانند باشد وعلاقه داران خود را آن قدر زور وقوت
ندهد که مردم آزاری کنند وبرای حفاظت جان ومال مسافران
در راه مشارع عام چوکیداران وپاسبانان رامقرر کند
قلم دوم اینکه رعایا بدایع وودایع خالق اند درین امانت هم خبردار
باشد ودر پی ذلت واهانت وایذای آنها نباشد زیراکه

سعدی علیه الرحمة گفته است که هر که خلق خدای عزوجل را بیازارد تا دل

مخلوقی بدست آرد حق تعالی همان مخلوق را بروی گمارد تا دمار از روزگار

او برآرد و چون رعایا امانت الٰهی باشند لازم شد رعایت حال ایشان

زیاده تر کردن که آبادی خزانه بمدد حسن سعی رعایا وابسته است و چون

رعیت کم شود ارتفاع مملکت نقصان پذیرد و در باب استمالت و

دلجوئی و تقویت رعایا قصور نکند که این قصور سبب ویرانی ملک و

باعث معزولی او خواهد بود و مرسوم غربا و مساکین و فقرا و صرف مساجد

و معابد و مزارات اولیا بحسن ارادت بلا قصور رساند و رسم نو در باب

اخذ مال خلاف دستور قدیم ایجاد نکند و بداند که اگر رعیت با من راضی نباشد

خدا از من راضی نبود بعلت آنکه رعایا امانت الٰهی اند **قلم سیوم**

امانت اسرار است که هیچ کس را بر اسرار ملک واقف نگرداند مگر کسانیکه

شریک او در نظم و نسق و محل اعتماد او باشند **قلم چهارم** نگاه داشت

امانت اسلحه و لشکر باشد که اسلحه ضائع نشود و وظیفه سپاه موافق

قرار داد بدست آنها رسد و در کار سرکار در قلع و قمع اعدا و اسیر کردن
راه زنان قاصر نباشند و دانه و علف مرکب سواران بی خیانت رسانند

قلم پنجم امانت مواشی و دواب سرکاری است که از شما و آنها و
متعلقه آنها خبردار بوده دران باب خیانت نورزد قلم ششم
امانت داری درباب احکام و فرامین و دفتر سرکاری است که دران
هیچ وجه تحریف و تصحیف نکند و در هیچ حال عدول حکم اقای خود نکنند
و بنده فرمان بردار باشد چنانکه گفته اند ع مهتری در قبول فرمان است
ترک فرمان دلیل حرمان است و بکمال امتثال و حسن انقیاد در نوشتن
عرایض اهمال روا ندارد و از اطناب ممل و اختصار مخل حذر کنند و نا با
تفصیل به نسبت صدر نائب همین فائده مرعی دارند قلم هفتم امانت یومیه
داران و وظیفه خواران است اعم از اهل اسلام و غیر ایشان که درین باب
هیچ خیانت و جور و ستم نکنند و وظایف مردم بروز میعاد بلا قصور رسانند
و در رزق الهی بر روی روزی خواران بسبب عداوت دیرینه یا اختلاف

ملت بند نکند **قلم هشتم** امانت داری حق نمک آقا و ادای شکر احسان اوست که خداوند نعمت را در خلوت و جلوت به تکریم و تعظیم یاد کند و شاکر باشد و در دل گوید که من بسبب لطف خداوندی بدین پایه رسیده‌ام اگر نمک حرامی کنم در دارین رسوا شوم من بنده فرمانم اگر گردن کشی و انحراف از من ظاهر شود در معرض عتاب و خطاب آقای خود آیم بی اعتبار ذلیل و خوار شوم والله الموفق

م م م
م

تمت